شہید ذوالفقار علی بھٹو یونیورسٹی آف لاء کے وائس چانسلر، ڈاکٹر جسٹس (ریٹائرڈ) قاضی خالد علی نے ڈاکٹر شکیل اوج کو اسلامک اسٹڈیز میں ڈی لِٹ کی ڈگری ایوارڈ ہونے پر ڈیفنس اتھارٹی بیچ ویو، کلب میں (۲۴، مئی ۲۰۱۴ء) کو ممتاز اساتذہ اور اربابِ دانش کے ساتھ ظہرانے پر مدعو کیا۔ اور وہاں مختصر سا خطاب بھی کیا جسے بعد میں تحریری صورت میں اپنے دستخط کے ساتھ، ڈاکٹر اوج کے حوالے کیا۔ ذیل میں ڈاکٹر جسٹس قاضی خالد علی کا وہ مختصر مگر پُر مغز خطاب ریکارڈ کے طور پر معزز قارئین کی نذر ہے۔

خطاب ڈاکٹر جسٹس (ریٹائرڈ) قاضی خالد علی

معزز اساتذہ اور سامعینِ محترم

سب سے پہلے تو میں آج کی اس مختصر مگر پُر وقار تقریب میں آپ تمام احباب کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہ جو کہتے ہیں ''تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیئے'' تو اس تقریب کا سبب یہ ہے کہ تحقیق و تخلیق (Research & Creation) کی دنیا کی سب سے بڑی ڈگری جسے نیچرل سائنس میں ڈی ایس سی، سوشل سائنس میں ڈی لِٹ اور شعبۂ قانون میں ایل ایل ڈی کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے اور آپ کے مشترکہ دوست، معروف محقق ڈاکٹر محمد شکیل اوج نے پچھلے دنوں ۷، اپریل ۲۰۱۴ء کو کراچی یونیورسٹی سے حاصل کی ہے۔ یہ اعلیٰ ترین ڈگری ہر محقق کو نصیب نہیں ہوتی۔ اس کے لیے جتنی معیاری اور عمدہ تحقیق اور اس پر مستزاد تخلیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ایک ہمہ جہتی توجہ طلب کارِ مُسلسل ہے۔ جسے انہوں نے انجام دیا ہے، نیٹ پر فراہم کی گئی معلومات کے مطابق اسلامک اسٹڈیز کے شعبے میں یہ ڈگری سوائے ڈاکٹر شکیل اوج کے اس وقت پورے پاکستان میں کسی کے پاس نہیں ہے اور تاریخی اعتبار سے ڈاکٹر اوج صوبہ سندھ کے پہلے، پاکستان کے دوسرے اور برصغیر پاک و ہند کے تیسرے ڈی لِٹ اسکالر ہیں۔ اس علمی اور تاریخی افتخار پر وہ ہم سب کے لیے باعثِ فخر اور قابلِ تحسین ہیں۔

ڈاکٹر اوج سے میرا اولین تعارف بحیثیت ڈین ہوا۔ وہ کراچی یونیورسٹی میں فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز کے ڈین تھے (اور اب بھی ہیں) اور میں فیکلٹی آف لاء کا ڈین تھا۔ یوں ان سے بورڈ آف ایڈوانس اسٹڈیز اینڈ ریسرچ کے مختلف اجلاسوں میں ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ اور گاہے گاہے ٹیلی فونک رابطہ بھی ہوتا رہا۔ لاء پر چھپنے والے پاکستان کے سب سے بڑے جرنل PLD میں بھی ان کے دو ایک آرٹیکل پڑھنے کا موقع ملا۔ پھر ٹیلی ویژن پر بھی متعدد بار بالخصوص شاہ زیب قتل کیس پر ایک عدالتی فیصلے کے بعد ان کا برجستہ اور فی البدیہہ علمی تبصرہ سننے کو ملا۔ یقین کیجئے کہ مجھے ان کی قرآنی فہمی اور ان کی علمیت اور قابلیت کے ساتھ ساتھ، ان کی جرأت و بے باکی اور بہادری پر رشک آنے لگا۔

مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ جب ڈاکٹر اوج کی کتاب تعبیرات شائع ہوئی تو اس پر میرے تاثرات بھی شاملِ اشاعت ہوئے۔ مجھے ان کی وہ کتاب بیحد پسند آئی تھی۔ اس کے علاوہ بھی ان کی متعدد کتابیں دیکھنے کا موقع ملتا رہا ہے ان کی ساری کتابیں ان کے فکر وفن کی آئینہ دار ہیں۔ ان کی فکر، منفرد اور محققانہ ہے بغیر دلیل کے وہ کوئی بات نہیں کرتے بالخصوص قرآنی افکار نے اُنہیں عصرِ رواں کے دیگر اسکالرز سے ممتاز کر رکھا ہے، بہر حال ڈاکٹر اوج اور مَیں اب ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں اور یہ تقریب دراصل اسی قربت کا اظہار ہے۔

محترم اساتذہ کرام!

ڈی لٹ کی ڈگری علمی دنیا میں چونکہ سب سے اعلیٰ وارفع مقام کی حامل ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یہ ڈگری جسے مل جائے وہ بھی انتاہی اعلیٰ وارفع مقام کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس پہلو سے میں ڈاکٹر اوج کو مقامِ رفعت پر فائز سمجھتا ہوں اور ویسے بھی لفظِ اوج، ڈاکٹر شکیل اوج کے نام کا حصہ ہے، جس کے معنی رفعت وبلندی کے ہیں۔ اس لیے ڈاکٹر اوج اب اپنی سند کے ساتھ واقعی اسم بامسمّٰی ہو گئے ہیں۔

بحیثیت قانون دان اور بحیثیت وائس چانسلر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ڈگری کے حامل کو محض اس ڈگری کے حصول پر ہی 'میریٹوریس پروفیسر' کا درجہ مل جانا چاہیے۔ اس ضمن میں اگر کوئی پہلے سے Provision نہیں ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ قانون سازی کا عمل ضروریات زمانہ (Requirements of Society) سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر ہمیں کوئی Provision ضرور بنالینا چاہیئے۔

میں اس پُر مسرت موقع پر محترم چانسلر وگورنر صوبہ سندھ عزت مآب ڈاکٹر عشرت العباد (خان) سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اختیار سے (جو انہیں بطور چانسلر حاصل ہے) ایک نئی علمی روایت کا آغاز فرمائیں۔ اس موقع پر میں کراچی یونیورسٹی وائس چانسلر محترم ڈاکٹر محمد قیصر سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس علمی روایت کے قیام کی کوشش کریں۔ میں بھی محترم چانسلر صاحب سے اس ضمن میں بالمشافہ بات کروں گا وہ بھی کریں۔ یہ روایت، یقینی طور پر ملک میں اعلیٰ تعلیم وتحقیق کے فروغ کا سبب بنے گی۔

آخر میں آپ تمام معزز اساتذہ کرام اور سامعین محترم کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری اس پُر خلوص مگر علمی دعوت کو قبول کیا اور ڈاکٹر شکیل اوج کو قلب کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر جسٹس (ریٹائرڈ) قاضی خالد علی

وائس چانسلر، شہید ذوالفقار علی بھٹو یونیورسٹی آف لاء